...فلا یومن علیٰ دعا یھم کنت عند اللہ من الغافلین

...قبول نہ کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک غافلوں میں لکھا گیا۔ (الحدیث)

کلیدِ تصوّف

تالیف

تاجدارِ اقلیم ہفت زیب رحمت اعلیٰحضرت پیر سید عابد حسین شاہ صاحب مدظلہٗ

تاجدارِ تصوف آفتابِ طریقت حضرت پیر سید اعجاز حسین شاہ صاحب مدظلہٗ

زیب سجادگانِ آستانہ عالیہ نوریہ نقشبندیہ۔ چورہ شریف ضلع اٹک

مرتبہ:

میاں مختار احمد سفری بی اے اوکاڑوی

مکتبہ نوریہ مجددیہ، چورہ شریف ضلع اٹک پاکستان

قیمت ... روپیہ

پہلی نظر

کلیدِ تصوف

یہ نام آپ نے مختلف کتابوں سے مثلاً المرشد، سوزِ دل، فیضِ چورہی اور تبلیغی پیغام میں ضرور پڑھا ہوگا اور استفسار بھی ضرور کیا ہوگا۔ مگر چند مجبوریوں کے باعث ہم اس کتاب کو جلدی منظرِ عام پر لانے سے قاصر رہے۔ مگر اس مرتبہ قبلہ حضرت صاحبان مدظلہم العالیہ نے بے حد مصروفیات کے باوجود مہربانی فرمائی اور تھوڑا تھوڑا وقت نکال کر اس کتاب کے مسودے کی تکمیل فرمائی۔

مقصد

[illegible] دربار کے قبلہ حضرت صاحبان مدظلہم العالیہ کی خواہش تھی کہ طالبینِ تصوّف کے لیے مختصر سی کوئی کتاب شائع کرنی چاہیئے۔ تاکہ مبتدی صوفیوں کی راہنمائی ہو سکے لہذا یارانِ طریقت کی ضرورت کو محسوس فرماتے ہوئے کلیدِ تصوّف کے نام سے یہ مختصر سی مگر جامع کتاب شائع کرنے کا حکم فرمایا۔

اس کتاب کے شائع کرنے کا مقصد صرف اللہ تعالیٰ اور اسکے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا جوئی ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ہماری یہ ادنیٰ سی کاوش اپنی بارگاہِ صمدیت میں قبول فرمائے اور ان چند اوراق کو طالبینِ تصوّف کیلئے مشعلِ راہ بنائے۔

آمین

سگِ دربارِ عالیہ چورہ شریف سفری اوکاڑوی

marfat.com

حمد باری تعالیٰ

حمد بیحد مر خدائے پاک را
آنکہ ایمان داد مشت خاک را

نعت نبی

لایمکن الثناء کما کان حقہ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

سگ طیبہ مسعود عفی عنہ
۱۹۷۹ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

تصوّف

دل کا ما سوا اللہ سے منقطع اور دنیا غدار کی محبت سے خالی کر دینے کا نام تصوّف ہے۔

یہ دونوں صفتیں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں تھیں۔ اسی لیے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو مقتدائے اہل تصوّف کہا جاتا ہے۔ اور یہی وہ پاک باطن تھے۔ کہ جن کا دل اغیار سے اس قدر صاف تھا کہ صحابہ کرام میں بھی آپ کی ہستی کا ہمسر کوئی نہ تھا۔

اے انسان! اگر تو تصوف کا متلاشی ہے تو قدوۃ الاصفیاء حضور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دامن کو پکڑ لے۔ کیونکہ

ان الصفا صفة الصدیق

ان اردت صوفیاً علی التحقیق

یعنی اگر تو صوفی بننے کا ارادہ کرتا ہے تو بیشک صفا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صفت ہے۔

تصوّف کا معنی صفائی کرنا ہے۔ صفائی ہر پہلو سے اچھی ہے۔ صفائی کی ضد کدورت ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذھب صفو الدنیا وبقی کدرھا۔ یعنی دنیا کی صفائی جاتی رہے اور دنیا کی کدورت باقی رہے۔

اہلِ تصوف نے اپنے تمام معاملات اخلاقی و معاشی و مادی اور ملّی مہذب کر لیے اور اپنا دل کدورتِ آفاتِ دنیا سے صاف کر لیا ہے۔ اسی لیے اہل تصوّف کو

marfat.com

صوفی کہا جاتا ہے۔ کسی نے صوفی کمبل اوڑھنے والے کو کہا۔ اور کسی نے بروز قیامت صف اول میں کھڑا ہونے والے کو کہا۔ اور کسی نے ظاہر و باطن کو صاف رکھنے والے کو کہا۔ مگر حق یہ ہے کہ دل کا ماسوا اللہ سے منقطع اور دنیا غدار کی محبت سے خالی رکھنے والے کو صوفی کہا جاتا ہے۔

کیونکہ یہ صفتیں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں تھیں۔ جو کہ امام اہلِ تصوّف ہیں۔

۱۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رح فرماتے ہیں تصوف زبدہ عمل باحکامِ شریعت ہے۔
۲۔ حضرت ابو الحسن خرقانی رح فرماتے ہیں۔ تصوف صرف خیال کے صحیح کرنے کا نام ہے۔
۳۔ حضرت امام غزالی رح کا ارشاد ہے تصوف دو چیزوں کا نام ہے اول ارتباط باخدا دوئم بخوبی با خلقِ خدا۔
۴۔ حضرت ابو الحسن نوری رح تصوف اللہ تعالیٰ کی دوستی اور دنیا کی دشمنی کا نام ہے۔
۵۔ حضرت معروف کرخی رح تصوف یہ ہے کہ حقائق کو لیا جائے اور خلق کو چھوڑ دیا جائے۔
۶۔ حضرت جنید بغدادی رح تصوف کتاب و سنت کے ساتھ مضبوط کیا گیا ہے اور جس تصوف پر کتاب و سنت گواہ نہیں اسکی کوئی قیمت نہیں۔
۷۔ علی بن سہل رح تصوف یہ ہے کہ ماسوا اللہ کے ہر شے سے بے نیاز ہو جائے۔
۸۔ خواجہ نور محمد چوراہی رح تصوف یہ ہے کہ تیرا ہر فعل کتاب و سنت کے مطابق ہو۔

غلامانِ چورہ شریف کے لئے عظیم تحفہ

تحفہ چوریہ

عنقریب آپ کی خدمت میں پیش کر دیا جائیگا

marfat.com

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ

فضیلت: سلسلہ عالیہ نقشبندیہ ایک ایسا سلسلہ ہے کہ اسے دیگر سلاسل پر فضیلت حاصل ہے۔ دیگر سلاسل کی نسبت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہے۔ لیکن اس سلسلہ عالیہ کی نسبت حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی سے نہیں بلکہ قدوۃ الاصفیاء بعد الانبیاء اوّل البشر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے بھی نسبت ہے۔ جن کا سینہ علم نبوت کا خزینہ ہے۔ جو کہ حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کے یارِ غار دلدار، راز دار، غم خوار، پہریدار اور قبر یار بھی ہیں۔

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فیض میسّر ہے۔ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کا آغاز حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ہوتا ہے۔ جنکی فوقیت حضور علیہ السلام کے اس خطبہ سے واضح ہے کہ ایک بندہ کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے کہ وہ دنیا کو یا قربِ الٰہی کو جس کو چاہے اختیار کرے۔ تو اُس بندے نے قربِ الٰہی کو اختیار کیا ہے۔

یہ کلمات نبویہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رونے لگے اور عرض کی کہ میرے آقا ہم اپنے ماں باپ آپ پر قربان کرتے ہیں۔ تو صحابہ کو ان کے رونے پر بہت تعجب ہوا۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک بندے کے متعلق ایک مبارک خبر سنا رہے ہیں۔ یہ رونے کا کیا موقع ہے۔ لیکن بعد میں راز کھلا کہ وہ بندہ خاص حضور پرنور کی ذاتِ پاک تھی۔ اس خطبہ سے مراد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی وفات کی اطلاع دینی تھی۔ جس کو صحابہ کرام میں سے کوئی بھی نہ سمجھ سکا۔ مگر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنے کمال علم و فن

marfat.com

سے کلماتِ نبوی کی رمز کو سمجھ لیا۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تمام صحابہ پر علم کی حیثیت سے فوقیت رکھتے تھے۔ آپ صحابہ میں سب سے بڑے قاری اور قرآن پاک کے سب سے بڑے عالم تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کا سب سے بڑا قاری قوم کی امامت کرے۔

دوسرے مقام پر فرمایا۔ جس قوم میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہوں کسی کو یہ سزاوار نہیں کہ اس قوم کی امامت کرے۔

اس پر اہلسنت کا اجماع ہے کہ انبیاء کے بعد تمام عالم سے افضل و اعلیٰ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں۔ انکے بعد فاروق اعظم رض پھر عثمان غنی رض پھر علی المرتضیٰ رض پھر عشرہ مبشرہ پھر اہل بدر پھر اہل احد اور انکے بعد اہل بیعت پھر تمام صحابۂ کرام ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بعد الانبیاء تمام عالم سے افضل و اعلیٰ ہیں سلسلہ عالیہ کی نسبت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ہے۔ تو اس لحاظ سے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کو تمام سلاسل سے فضیلت حاصل ہے۔

مقامِ صدیقیت

مقامِ ولایت میں سکر غالب رہتا ہے۔ اور صحو مغلوب۔

مقام شہادت میں صحو غالب اور سکر مغلوب رہتا ہے۔ مگر سکر بالکل جاتا نہیں۔

مقام صدیقیت میں بالکل سکر نہیں ہے۔ صدیق بالکل نبی کے رنگ میں رنگا ہوا ہوتا ہے۔ وہی علوم جو نبی کو بطور وحی حاصل ہوتے ہیں۔ صدیق کو بطور الہام حاصل ہوتے ہیں۔ نبی اور صدیق کا ماخذ ایک ہے۔ فرق صرف حاصل کرنے کے طریق میں ہے۔ صدیق نبی کی اطاعت کے ذریعہ اس درجہ تک پہنچتا ہے۔ نبی اصل ہے اور صدیق فرع ہے۔ نبی کے علوم قطعی ہوتے ہیں۔ صدیق کے علوم ظنی ہوتے ہیں۔ نبی کے علوم غیر پر حجت ہوتے ہیں۔ اور صدیق کے علوم غیر پر حجت نہیں ہوتے ہیں۔

marfat.com

اصطلاحاتِ نقشبندیہ

ہوش در دم:- یعنی سالک کا محتاط رہنا کہ سانس ذکر سے خالی تو نہیں ہے۔

نظر بر قدم:- مبتدی کیلئے ضروری ہے کہ وہ کسی قصہ حکایت کی جانب توجہ نہ کرے۔ ماسوا اللہ کے کسی کو نہ دیکھے۔۔ اور منتہی کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے باطن میں دیکھے کہ وہ کس نبی کے زیر قدم ہے۔

سفر در وطن، سالک کا صفاتِ بشریہ سے صفات ملکیہ کی طرف متوجہ ہونا۔

خلوت در انجمن:- سالک کا قلب ہر وقت یادِ الٰہی میں مشغول رہے۔

یاد کرد:- ذکر ہی موصل خدا ہے۔ اس لیے سالک کو ہر وقت ذکر میں مشغول رہنا چاہیئے۔

باز گشت:- سالک کو چاہیئے کہ تھوڑا سا ذکر کرنے کے بعد نہایت عاجزی سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وصول تام کی دعا کرے۔

نگہداشت:- سالک کو چاہیئے کہ قلب کو خطرہ و وسواس سے پاک رکھے۔

یادداشت:- سالک کی توجہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی طرف رہے۔

marfat.com

ارشاداتِ شاہِ نقشبندؒ

۱۔ **وقوفِ زمانی**:۔ یعنی کوئی سانس بھی ذکر سے خالی نہ ہو۔

۲۔ **وقوفِ عددی**:۔ یعنی ذکر پاک طاق تعداد میں کیا جائے

۳۔ **وقوفِ قلبی**:۔ یعنی سالک کی توجہ دل کی طرف اور دل کی توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہو۔

علمِ لدُنّی

علم کی دو اقسام ہیں۔ اول علم استدلالی، دوم علم لدنی

علم استدلالی:۔ وہ علم ہے جو مکتب سے تعلق رکھتا ہے۔ اور جس پر عقلی بحثیں کی گئی ہیں۔ اور یہ علم قبل از تصفیہ و تزکیہ حاصل ہوتا ہے۔

علمِ لدُنّی:۔ اس علم کو الہامی زبان بھی کہتے ہیں۔ جو کہ بعد از تصفیہ و تزکیہ حاصل ہوتا ہے۔ اور یہی کامل ہے۔

اے مسلمانو! سچے دل سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام بن جاؤ۔ اپنا ظاہر و باطن حضور علیہ السلام کے رنگ میں رنگ لو۔

marfat.com

سلوکِ نقشبندیہ

توجہ: مرشدِ کامل، طالب کو سامنے بٹھا کر پوری توجہ سے طالب کی طرف متوجہ ہو۔ اور اپنی پوری ہمت سے طالب کے لطائف کو بیدار کرے۔
وہ اس طرح کہ بارگاہِ الٰہی میں عرض کرے کہ مولائے کریم جو انوارِ ذکرِ پاک سے میرے قلب میں پہنچے ہیں۔ وہ اس طالب کے قلب میں پہنچیں۔
لیکن توجہ سے پہلے اپنے آپ کو اس مقام کے ہمرنگ کرلے۔ اسی طرح دیگر لطائف پر توجہ دی جائے۔
لطائف کے ذاکر ہو جانے کے بعد پھر مراقبہ تعلیم کیا جاتا ہے۔ اوّل مراقبۂ احدیت تعلیم کرتے ہیں۔ وہ اس طرح کہ فیض آتا ہے ذاتِ تعالیٰ سے اوپر لطیفۂ قلب کے جو جامع ہے تمام صفات کا اور مبرّا ہے تمام عیبوں سے۔

حضور و جمعیت: قلب کی توجہ کا اللہ تعالیٰ کی طرف ہونے کو حضور اور قلب کا وسواس سے پاک ہو جانے کو جمعیت کہتے ہیں۔
حضور و جمعیت حاصل ہونے کے بعد سالک اپنے قلب کی توجہ بجانب فوق کرے اور جب سالک کی توجہ فوق کی جانب اٹھے اور انوار ظاہر ہوں۔ تو یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ قلب اپنی اصل کی طرف متوجہ ہوا ہے۔
اسی طرح دیگر لطائف اپنی اصل کو پہنچتے ہیں۔ یہ بھی جاننا چاہیئے کہ حضرات نقشبندیہ جمعیت و حضور کو انوار و کشوف سے اعلیٰ سمجھتے ہیں۔ اور اسی لیئے جمعیت و حضور کو اصل ٹھہرایا ہے۔

marfat.com

لطائفِ عشرہ

لطائفِ عالمِ امر :۔ اللہ تعالےٰ کے امرِ کن سے عالمِ امر مجرّد وجود میں آیا۔ لطائفِ عالمِ امر پانچ ہیں۔

۱۔ **لطیفہ قلب** :۔ کی اصل افعالِ الٰہیہ ہیں۔ رنگ اس کا زرد ہے۔ تعلق اس کا بائیں پستان کے نیچے دو انگل کے فاصلہ پر ہے۔

۲۔ **لطیفہ روح** :۔ کی اصل صفاتِ ثبوتیہ ہیں۔ رنگ اس کا سرخ ہے۔ تعلق اس کا دائیں بازو کے نیچے دو انگل کے فاصلہ پر ہے۔

۳۔ **لطیفہ سِرّ** :۔ کی اصل صفاتِ ذاتیہ ہیں۔ رنگ اس کا سفید ہے تعلق سکا سینہ کی طرف بائیں پستان کے نیچے دو انگل کے فاصلہ پر ہے۔

۴۔ **لطیفہ خفی** :۔ کی اصل صفاتِ سلبیہ ہیں۔ رنگ اس کا سیاہ ہے۔ تعلق اس کا سینہ کی طرف بائیں پستان کے دو انگل کے فاصلہ پر ہے۔

۵۔ **لطیفہ اخفیٰ** :۔ کی اصل شانِ جامع ہے۔ اس کا رنگ سبز ہے۔ تعلق اس کا سینہ کے درمیان ہے۔

لطائفِ عالمِ خلق

اللہ تعالےٰ کے امرِ کن سے عالمِ خلق بتدریج وجود میں آیا۔ لطائفِ عالمِ خلق بھی پانچ ہیں۔

۱۔ پانی ۔ ۲۔ مٹی ۔ ۳۔ آگ ۔ ۴۔ ہوا ۔ ۵۔ نفس

marfat.com

تہذیبِ لطائف

تہذیب لطائف عالم امر تین طریق پر ہیں۔

اوّل۔ ذکر پاک

دوئم۔ رابطہ شیخ

سوئم۔ مراقبہ

۱۔ **ذکر پاک** :۔ ذکر پاک دو اقسام پر ہے۔

اوّل ذکر اسم ذات۔ یعنی اللہ، اللہ۔ دوئم ذکر نفی اثبات یعنی لا الٰہ الا اللہ

۱۔ ذکر اسم ذات

ذکر اسم ذات سے لطیفۂ قلب کو بیدار کیا جاتا ہے۔ وہ اس طرح کہ خالص توجہ بارگاہ رب العزت جل شانہٗ کی طرف کر کے خیال لطیفۂ قلب کیطرف کرے۔ اور قلب کا خیال ذات تعالیٰ کی طرف کرے۔ زبان کو تالو سے لگا کر جسم کے بغیر حرکت کیے خیال کرے کہ دل میرا اللہ، اللہ کرتا ہے۔

لطیفۂ قلب کے بیدار ہونے کی نشانی یہ ہے کہ توجہ ماسوا اللہ کے کہیں نہ ہو۔ اور اگر تکلف سے بھی غیر کی یاد دلائی جائے تو توجہ اللہ تعالیٰ کیطرف سے نہ ہٹے۔ اسی طرح دیگر لطائف کو بیدار کیا جاتا ہے۔

۲۔ ذکر نفی اثبات

ذکر نفی اثبات سے لطائف کو اس طرح بیدار کیا جاتا ہے کہ توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف خالص کر کے سانس زیر ناف روک کر خیال سے لفظ **لا** کو ناف سے دماغ کی طرف کھینچے اور لفظ **الٰہ** کو دائیں کندھے پر اور **اِلَّا اللہ** کی

ضرب دل پر مارے لیکن وہ اس طرح کہ ضرب اِلّا اللّٰہ کا اثر تمام لطائف کو پہنچے ۔ اور جب سانس چھوڑے تو خیال سے مُحمّد رّسُول اللّٰہ کہہ دے ۔

۲۔ رابطہ شیخ

دوسرا طریقہ رابطہ شیخ ہے۔ کہ شیخ کامل اپنی توجہ سے مرید کے قلب کو خطرات سے پاک کرتا ہے ۔

مرید کے لیے ضروری ہے کہ شیخ سے نیازمندی سے پیش آئے۔ اور شیخ کی رضا میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کو پوشیدہ پائے۔ شیخ کے ہر فعل کو پاک نظر سے دیکھے۔ کیونکہ بغیر مرشد کامل کی توجہ کے قرب الٰہی کی منازل طے کرنا بہت مشکل ہے ۔

۳۔ مراقبہ

تیسرا طریقہ مراقبہ ہے۔ دل کی نگرانی کرے کہ دل میں کوئی وسوسہ وغیرہ نہ آئے۔ اور انتظار کرنا چاہیئے فیض ذاتِ تعالیٰ کا۔ بغیر ذکر پاک کے ۔

مراقبہ اصول لطائف

چوتھا طریقہ مراقبہ اصول لطائف ہے ۔ وہ اس طرح کہ سالک اپنے لطیفہ قلب کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک کے روبرو کرکے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرے ۔ کہ مولائے کریم جو فیض تجلی افعال کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک سے حضرت آدم علیہ السلام کے قلب میں پہنچا ہے۔ میرے قلب میں پہنچا دے ۔ اور اسی طرح دیگر لطائف کو بیدار کرے ۔

marfat.com

مراقبہ

جذبات و واردات

لطائف کی فوق کی طرف کشش کو جذبات کہتے ہیں۔ اور طالب کے قلب پر حالات کے ظاہر ہونے کو واردات کہتے ہیں۔

تحت الثریٰ

چند گرمی دل میں وسوسہ کا پیدا نہ ہونا سیر عرش مجید تک ہے۔ اسی طرح کشوف وغیرہ کا حاصل ہونا۔ سیر دائرۂ امکان میں ہے۔ اور باطن میں جمعیت وحضور جذبات و واردات، قلت وخطرات سیر بالائے عرش مجید ہے۔

سیر آفاقی وانفسی

تحت الثریٰ سے عرش مجید تک سیر کرنا یعنی عالم مثال، عالم ملکوت، کشف کونی اور کشفِ جنت، کشف ہفت آسماں اور دیگر بیرون باطن مشاہدات و مکشوفات کا تعلق سیر آفاقی سے ہے۔ اور اندرون باطن یعنی جذبات و واردات، جمعیت و حضور وغیرہ کا تعلق سیر انفسی سے ہے۔

مراقبہ معیّت

اسی طرح تعلیم کرتے ہیں کہ فیض اس ذات سے آتا ہے جو میرے اور تمام ممکنات کے ذرات کے ساتھ ہے۔ اس مقام پر مورد فیض لطیفۂ قلب ہے۔ اور اس مراقبہ کو دائرۂ ولایت صغریٰ کہتے ہیں۔ جو کہ مرتبہ ظلال اسماء صفات ہے۔

مراقبہ احدیت

طالب کی توجہ بجانب فوق ہوتی ہے۔ مراقبہ معیت میں طالب کی توجہ فوق سے منزول ہو کر چھ سمت سے احاطہ کر لیتی ہے۔

استعداد

سالک اپنی روحانی استعداد کا مالک ہوتا ہے۔ اور جتنی استعداد ہوتی ہے۔ اس کے مطابق ہی فیض حاصل ہوتا ہے۔

کوئی طالب آدمی المشرب کوئی ابراہیمی المشرب، کوئی موسوی المشرب کوئی عیسوی المشرب اور محمدی المشرب ہوتا ہے۔

آدمی المشرب کو صاحب درجہ اولیٰ کہتے ہیں۔ ابراہیمی المشرب کو صاحبِ درجہ ثانیہ کہتے ہیں۔ موسوی المشرب کو صاحب درجہ ثالثہ اور عیسوی المشرب کو صاحب درجہ رابعہ اور محمدی المشرب کو صاحب درجہ خامسہ کہتے ہیں۔

مُراد اور مُرید

اگر سالک کا مرکز لطیفۂ اخفیٰ ہے تو اس سالک کا ذریعۂ فیض حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ اس لیے وہ سالک مراد ہوگا۔ اس جذب سلوک پر غالب ہوگا۔ اسے بارگاہ میں کھینچا جائیگا۔ بخلاف دیگر لطائف کے۔

اور اگر دیگر لطائف مرکز ہوں گے تو مرید ہوگا۔ اور وہ کوشش سے منزل تک پہنچے گا۔

شیخ کامل، طالب کو دیگر ولایت سے ولایتِ محمدی میں لاتو سکتا ہے مگر یہ اس کی اپنی مرضی ہے کہ طالب کو اپنی استعداد پر رہنے دے یا محمدی المشرب بنادے۔

marfat.com

ولایت

ولایتِ صغریٰ

ولایتِ صغریٰ میں سالک خالق و مخلوق میں امتیاز نہیں کر سکتا۔ اس مقام میں سالک مغلوب ہوتا ہے۔ اور سُکر غالب ہوتا ہے۔ کیونکہ تصفیۂ قلب کے بعد سالک اپنے قلب پر اسماء و صفات کے انوار کو ہی ذات تعالیٰ سمجھ لیتا ہے۔ اس مقام میں ہی انا الحق اور سبحانی ما اعظم شانی کا نعرہ بلند ہوتا ہے۔ یہ اولیاء کی ولایت ہے۔

ولایتِ کبریٰ

ولایت کبریٰ انبیاء کی ولایت ہے۔ اور اولیائے نقشبند کا تعلق اسی ولایت سے ہے۔ ولایت صغریٰ میں مورد فیض لطیفۂ قلب ہوتا ہے اور ولایت کبریٰ میں مورد فیض لطیفۂ نفس ہوتا ہے۔

فرق

ولایتِ صغریٰ میں سُکر ہی سُکر یعنی بیہوشی ہی بیہوشی ہے۔ اور ولایتِ کبریٰ میں صحو ہی صحو یعنی ہوش ہی ہوش ہے۔ ولایت صغریٰ میں معاملہ اسماء و صفات کے ظلال کے ساتھ تھا۔ اور ولایت کبریٰ میں معاملہ اسماء و صفات و اعتبارات سے ہے۔

ولایت کبریٰ تین دائروں اور ایک قوس پر مشتمل ہے۔ دائرۂ اولیٰ کو دائرۂ اقربیت کہتے ہیں۔ اور مراقبہ اقربیت اس میں معمول ہے۔ اس طرح کہ فیض کا آنا اس ذات سے جو قریب تر ہے مجھ سے اور میری رگِ جاں سے۔ اسی مقام میں فنا حقیقی نصیب ہوتی ہے۔ دوسرے دائرہ کو محبتِ اولیٰ کہتے ہیں۔ اور مراقبہ محبت اس میں معمول

marfat.com

ہے۔ اس طرح کہ فیض آتا ہے۔ اس ذات سے جو مجھے دوست رکھتا ہے۔ اور جسے میں دوست رکھتا ہوں۔

تیسرے دائرہ کو محبت ثانیہ کہتے ہیں۔ اس میں بھی مراقبۂ محبت معمول ہے۔ اور اسی طرح مقامِ قوس میں بھی مراقبۂ محبت معمول ہے۔ مورد فیض ان تینوں مقامات پر لطیفۂ نفس ہے۔ ماسوا دیگر لطائف کے۔ اب لطیفۂ مطمئنہ ہو کر لطائفِ عالم امر کے ساتھ مل جاتا ہے۔ اور دیگر لطائف کا فائدہ ہو جاتا ہے۔

ولایت صغریٰ میں فنا و بقا کی صورت عقلی اور یہاں فناء و بقا کی حقیقت ہے۔ اس سے آگے نسبت محمدیہ شروع ہو جاتی ہے۔ نسبت نقشبندیہ مستحکم ہونی چاہیئے۔ کیوں کہ نسبت محمدیہ نسبتِ نقشبندیہ کی فرع ہے۔ نسبتِ نقشبندیہ کے کامل ہونے کے بعد نسبتِ محمدیہ میں قدم رکھنا چاہیئے۔

ماحضر میں تو نسبتِ نقشبندیہ ہی کی استقامت بہت مشکل ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ کبھی مقاماتِ محمدیہ کے متعلق لکھنے کی کوشش کریں گے۔

چار سیریں

۱۔ **سیر الی اللہ،** وہ سیر ہے جس میں سالک خلق سے خالق کی طرف رجوع کرتا ہے۔

۲۔ **سیر فی اللہ:** احدیت میں سیر کرنا۔

۳۔ **سیر عن اللہ:** یہ سیر دوسری سیر کے مقابل ہے۔

۴۔ **سیر فی الاشیاء:** یہ سیر پہلی سیر کے مقابل ہے۔

لیکن امام ربانی مجدد الف ثانی رح فرماتے ہیں کہ اولیائے سلف کی اصطلاحات ولایت صغریٰ کے متعلق تھیں۔ انکا ولایت کبریٰ سے ایسا تعلق ہے جیسے ظل کا اصل سے۔ اسی لیے اسکو ولایت ظلی بھی کہتے ہیں

marfat.com

منصب اولیائے سلف

۱۔ قطب الاقطاب ۔ ۲۔ فرد ۳۔ غوث یا قطب مدار

لیکن امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی انکو تسلیم کرتے ہوئے امتیاز فرماتے ہیں کہ کہ خلیفہ اور امام کا ظل "قطب" ، ابدال اور قطب مدار ہے ۔ اسی طرح آپ غوث اور قطب مدار کو ایک منصب نہیں بلکہ غوث کو قطب مدار کا معاون سمجھتے ہیں۔ آپ کے نزدیک اعلیٰ منصب قیوم کا ہے ۔ دیگر تمام اولیاء قیوم کے ماتحت ہیں

قیوم

خلافتِ الٰہیہ کا تاج "قیوم" کے سر ہوتا ہے ۔ ہر طرح کا فیض چاہے مادی ہو روحانی "قیوم" کے ذریعہ ہی تقسیم ہوتا ہے ۔ تمام کائنات قیوم کے ذریعے ہی قائم ہوتی ہے ۔

جتنے زاہد ۔ عبادت گزار ہیں ۔ وہ جانیں یا نہ جانیں انہیں یہ عبادت قیوم کی رضا ہی سے نصیب ہوتی ہے ۔

قیوم کو جب وقت خلیفہ مقرر کیا جاتا ہے تو اسے ذاتِ موہوب دی جاتی ہے ۔ جس سے پوری کائنات قائم ہے ۔

اسی طرح وہ کیڑا جو پتھر میں موجود ہے اسے بھی اس قیوم کے ذریعہ ہی فیض حاصل ہوتا ہے ۔ حتی کہ جو اس جہاں میں جہاں کہیں بھی ہے ۔ اس کا فیض رساں قیوم ہے ۔

marfat.com

قیّومِ اوّل

حضرت امام ربّانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

جب دنیا میں کفر و طغیان، شرک و بدعت کی گھٹا ٹوپ آندھیاں چھا جاتی ہیں تو اس وقت رب کریم ذوالجلال والاکرام اپنے فضل و کرم سے اپنے برگزیدہ بندے، پیغمبروں کو مبعوث فرماتا ہے۔ وہ اس دنیا میں آکر اس بدعقیدگی اور کفر و طغیان کا مقابلہ کرتے ہیں اور مخلوق خدا کو گمراہی سے بچاتے ہیں۔

انبیاء علیہم السلام کا یہ سلسلہ سیدنا آدم علیہ السلام سے شروع ہو کر سیدنا نوح علیہ السلام سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور سیدنا عیسےٰ علیہ السلام سے ہوتا ہوا حضور پر نور جناب سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک منتہی ہوتا ہے۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم قصر نبوت کی آخری اینٹ اور سید المرسلین اور خاتم النبیین ہیں۔ حضور پر نور سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔

چونکہ یہ سلسلہ رشد و ہدایت جاری رہنا ہے۔ اور سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خاتم نبوت ہیں۔ اس لیے یہ کام حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں اولیاء کرام بالخصوص مجددین کے سپرد ہوا۔ ہر سو سال کے بعد ایک چھوٹا مجدد ہوتا ہے۔ مجدد اپنے وقت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کا عملی نمونہ ہوتا ہے۔ وہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سنت عزم و استقلال، عزیمت و استقامت کا پیکر بن کر دین کی تجدید کرتا ہے۔ ایک ہزار سال کے بعد بڑا مجدد ہوتا ہے جو دین میں نئی روح پھونکتا ہے۔ اور شرک و بدعت کا قلع قمع کر کے دین کو اپنے اصل رنگ میں پیش کرتا ہے۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ ۱۴ شوال ۹۷۱ھ

بروز جمعۃ المبارک سرہند شریف میں پیدا ہوئے۔ حضرت کا نام نامی شیخ احمدؒ رکھا گیا۔ حضرتؒ کا سلسلہ نسب ستائیس واسطوں سے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔

بہت سے بزرگوں نے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے ورود مسعود کے بارے میں پیش گوئیاں فرمائیں۔ حضور پیران پیر دستگیر محبوب سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ مراقبہ کے بعد فرمایا کہ میں نے عالم واقعہ میں ایک نور دیکھا ہے اس کا ظہور مجھ سے پانچ صد سال بعد ہوگا۔ اس ہستی کا نام شیخ احمد ہوگا۔ ان کے ذریعہ دین اسلام کی تجدید ہوگی۔

سیدنا غوث پاک رضی اللہ عنہ نے اپنا خرقہ مبارک خدام کے سپرد کیا اور فرمایا۔ جب امام ربانی مجددؒ الف ثانی شیخ احمد سرہندی رضی اللہ عنہ کی بعثت ہو تو یہ خرقہ ان کو دیا جائے۔ چنانچہ یہ خرقہ مبارک مختلف ذریعوں سے ہوتا ہوا اسلسلہ کے نامور بزرگ حضرت شاہ کمال کیتھلی رحؒ کے پوتے حضرت شاہ سکندر قادری قدس سرہٗ العزیز کے پاس پہنچا۔ ان سے یہ خرقہ حضرت امام ربانی مجددؒ الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو ملا۔ آپ کی وفات ۲۸ صفر کو فجر کے بعد ۶۳ برس کی عمر میں ہوئی۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

آپ کو وہ مقامات نصیب ہوئے جو آج تک بعد از صحابہ کسی ولی کو نصیب نہ ہوئے۔ آپ نے مقامات تصرف کی تجدید فرمائی اور اولیاء اللہ جن مقامات کو دائرہ بالا میں سمجھتے تھے۔ آپ نے ان کو دائرہ امکان میں ثابت کیا۔ اور بارگاہ رسالت سے مجددؒ الف ثانی رحؒ کا لقب حاصل کیا۔

marfat.com

حضرتِ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

مدفون ہے سرہند میں وہ مردِ حق آگاہ

جو واقفِ حالات تھا جو کاشفِ اسرار

انوارِ الٰہی کا خزینہ تھا وہ سینہ

وہ ہند میں ترویجِ شریعت کا علمدار

قرآں کی تفسیر تھا ہر قول، دل آویز

روشن تھا احادیث سے آئینۂ افکار

اللہ نے یوں دیں کی بصیرت سے نوازا

ہر عقدۂ مشکل ہوا آساں دمِ گفتار

وہ اہلِ شریعت کے لیے باعثِ تقلید

وہ اہلِ طریقت کے لیے نور کا مینار

marfat.com

کی سنّتِ سرکارؐ کی کردار سے تصدیق
گفتار سے کرتا تھا اسی قول کا اقرار

تعلیم پیمبرؐ کا مبلّغ تھا بہر حال
سجدے سے کیا جس نے شہنشاہ کو انکار

گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے
جس کے نفسِ گرم سے ہے گرمیٔ احرار

وہ ہند میں سرمایۂ ملّت کا نگہبان
اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار

عرفانِ الٰہی کی ملے اس کو بھی توفیق!
حافظؔ بھی ہے اک چشمِ عنایت کا طلبگار

— حافظ لدھیانوی —

marfat.com

آداب المریدین

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ اگر کسی کو ایسا پیر کامل ملے تو چاہیئے کہ وجود شریف اس کا متنغم سمجھے۔ اپنی ذات بالکل اس کو سونپ دے۔ سعادت اپنی اس کی رضامندی میں جانے۔ بدبختی اپنی اس کی ناراضگی میں جانے۔ بالجملہ خواہش اپنی اس کی خواہش کے تابع سمجھے۔

۱۔ طالب کو چاہیئے کہ توجہ اپنے دل کی تمام توجہات سے پھیر کر پیر کی طرف کرے۔

۲۔ اپنے پیر کی موجودگی میں پیر کی اجازت کے بغیر اذکار و نوافل میں مشغول نہ ہو۔

۳۔ حتی الامکان ایسی جگہ پر کھڑا نہ ہو کہ مرید کا سایہ مرشد کے سایہ پر پڑے۔

۴۔ مرید پیر کے جائے نماز پر پاؤں نہ رکھے اور جس جگہ مرشد وضو کرے وہاں وضو نہ کرے

۵۔ مرشد کے روبرو نہ کھاتے نہ پیئے۔

۶۔ مرشد کے برتن استعمال نہ کرے۔

۷۔ مرشد کی جانب نہ پاؤں کرے۔ نہ پیٹھ کرے۔

۸۔ مرشد کی موجودگی میں کسی سے بات نہ کرے۔ اجازت لیکر جائز ہے۔

۹۔ مرشد کی جانب منہ کر کے نہ تھوکے۔

۱۰۔ مرشد سے جو صادر ہو اُسے حق جانے۔ اگرچہ بظاہر حق نہ ہو۔ کیونکہ مرشد جو کہتا ہے۔ الہام سے کہتا ہے۔ اس پر اعتراض کی گنجائش نہیں۔

۱۱۔ تمام امور میں پیر کی اقتدا کرے۔

۱۲۔ فقہ کے مسائل پیر کے قول و عمل سے اخذ کرے۔

۱۳۔ پیر کی حرکات و سکنات پر قطعاً کوئی اعتراض نہ کرے۔

marfat.com

۱۴: اپنے پیر سے کبھی کسی کرامت کی طلب نہ کرے۔ کیوں کہ کسی مومن نے نبی سے معجزہ طلب نہیں کیا۔

۱۵: مرشد کی اجازت سے بغیر مرشد سے جدا نہ ہو۔

۱۶: اپنے پیر کو تمام پیروں سے افضل جانے۔

۱۷- پیر کی آواز سے اپنی آواز بلند نہ کرے۔

۱۸- مرید پیر کے آگے نہ چلے۔

۱۹: فیض روحانی ہو یا مادی جس سے بھی حاصل ہو اسے اپنے پیر ہی کا فیض جانے۔

۲۰- مرید صادق مرشد کامل کو وجود مبارک اپنا آئینہ سمجھے۔

معرفت

المعرفة احاطة بعين الشئ كما هو: یعنی کسی شے کی حقیقت کا اس طرح احاطہ کر لینا کہ جیسے فی الحقیقت وہی ہے۔

معرفت کے تین درجے ہیں۔

۱- خدا تعالیٰ کی جن صفات اور کرشموں کا مظاہرہ اسکی مخلوق و مصنوعات میں ہو رہا ہے اور جن کا بیان نبیوں اور رسولوں سے ہوا ہے۔ اسکی معرفت حاصل ہو یہ عوام کی معرفت

۲- خدا تعالیٰ کی ذات کی معرفت اس طرح حاصل ہو کہ ذات و صفات کے درمیان کوئی تفریق واقع نہ ہو۔ یہ خواص کی معرفت ہے۔

۳- خدا تعالیٰ خود اپنی معرفت کا نور عارف پر ڈال دے۔ اور عارف کی معرفت اس نور میں گم ہو جائے۔ اس معرفت تک نہ استدلال کی رسائی ہے۔ اور نہ دلیل کی راہنمائی۔ یہ اخص الخاص کی معرفت ہے۔

marfat.com

اقوالِ مشائخ خمسہ

معرفت

۱- حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ

معرفت یہ ہے کہ اجمال تفصیل سے اور استدلال کشف سے بدل جائیں۔

۲- حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

معرفت یہ ہے کہ تو پہچان کہ مخلوق کے تمام افعال اللہ تعالیٰ کے سبب سے ہیں۔

۳- حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ

معرفت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ لطیف ترین انوار سے دلوں پر جلوہ فرما ہو۔

۴- حضرت محمد بن واسع رحمۃ اللہ علیہ

معرفت یہ ہے کہ گفتگو کم اور حیرت ہمیشہ کیلئے ہو۔

۵- حضرت ابوبکر واسطی رحمۃ اللہ علیہ

معرفت یہ ہے کہ اپنے اوصاف سے فانی اور دنیا کے بارے میں کچھ کہنے سے گونگا ہو جائے۔

مرکزِ انوارِ یزداں بیگیاں چورہ شریف ۔ چرخِ وحدت کی درخشاں کہکشاں چورہ شریف

تعارف چورہ شریف

آئندہ سال عرس مبارک ۱۹۸۰ء

انشاء اللہ تعالیٰ پر پیش کر دی جائیگی

marfat.com

ختمہائے پیرانِ نقشبندیہ رحمہم اللہ تعالیٰ

۱۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

طریقہ:۔ اوّل پانچ صد مرتبہ درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ۔ بعدہٗ پانچ صد مرتبہ سورۃ اخلاص۔ بعدہٗ سہ بار سورہ یٰسین

۲۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

طریقہ:۔ اوّل ایک سو بار درود شریف بعدہٗ ہزار بار یَا مُعْطِیْ۔ اور ہر سو کے بعد کہیں یَا مُعْطِیَ السَّائِلِیْنَ بعدہٗ درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُتَصَدِّقِیْنَ۔

فائدہ:۔ اس ختم پاک کی وجہ سے انسان خلق سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔ کسی چیز کا محتاج نہیں رہتا۔ اللہ تعالیٰ بے حساب رزق دیتا ہے۔

۳۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

طریقہ:۔ اوّل سَو مرتبہ درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْعَادِلِیْنَ۔ بعدہٗ یَا عَادِلُ اور ہر سَو بار کے بعد یَا عَادِلُ اَعْصِمْنِیْ مِنْ ظُلْمِ الظَّالِمِیْنَ۔ المستاب بحرمت عمر ابن خطاب رضؓ بعدہٗ سَو بار درود شریف۔

فائدہ: اس ختم شریف کی برکت سے انسان ظلم ظالماں سے اور شر شیطان سے محفوظ رہتا ہے۔ اور زمانہ مسخر ہو جاتا ہے۔

۴۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

طریقہ: اوّل سات مرتبہ سورۃ فاتحہ بعدہٗ ہزار مرتبہ یَا نُوْرُ ہر سو بار کے بعد یَا نُوْرُ نَوِّرْ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِکَ بِحُرْمَتِ عثمان ابن عفان بعدہٗ درود شریف اللھم صلی علی محمد سید الانورین۔

فائدہ: اس ختم پاک سے دل میں نور معرفت پیدا ہوتا ہے۔

۵۔ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

طریقہ: اوّل سو مرتبہ درود شریف بعدہٗ ہزار مرتبہ اور ہر سو کے بعد یہ کہیں۔ انت الصادق اجعلنی من الصادقین۔ بعدہٗ یہ درود شریف پڑھیں اللھم صل علی محمد سید المتصدقین۔ ایک سو مرتبہ۔

فائدہ: یہ ختم پڑھنے سے دنیا و آخرت میں شادمانی رہتی ہے۔

۶۔ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ

طریقہ: اوّل سو مرتبہ درود شریف بعدہٗ ہزار بار یَا عَظِیْمُ اور ہر سو کے بعد یہ پڑھیں۔ سبحان الی العظیم بعدہٗ سو مرتبہ یہ درود شریف پڑھیں۔ اللھم صل علی محمد سید الاعظمین۔

فائدہ: یہ ختم پڑھنے والا دنیا میں عزیز رہتا ہے۔

۷۔ حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ

طریقہ: اوّل سو مرتبہ درود شریف بعدہٗ ہزار مرتبہ یَا مَالِکُ اور ہر سو کے بعد یا مالک ذو الجلال والاکرام۔ بعدہٗ سو مرتبہ درود شریف

فائدہ، اس ختم شریف کے پڑھنے والے کا دل روشن ہو جاتا ہے۔ تمام مشکلیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حل ہو جاتی ہیں۔

marfat.com

۸- ختم ہفت خواجگان نقشبندیہ

۱- بایزید بسطامی رح ۲- ابوالحسن خرقانی رح ۳- خواجہ ابو منصور ماتریدی رح
۴- خواجہ احمد سیوری رح ۵- خواجہ یوسف ہمدانی رح ۶- عبدالخالق غجدوانی رح ۷- خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رح

طریقہ: سات بار سورۃ فاتحہ اسکے بعد سو بار درود شریف بعدہٗ الم نشرح ۷۹ مرتبہ اس کے بعد ہزار بار سورۃ اخلاص مع بسم اللہ شریف بعدہٗ سات بار سورۃ فاتحہ بعدہٗ سو مرتبہ درود شریف پڑھ کر ارواح ہفت خواجگان کو ایصال کریں۔

فائدہ، ہر مشکل کیلئے تیر بہدف ہے۔ نیز جمعہ کی رات کو باوضو یہ ختم پڑھ کر سو جائیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے آپکے سوال کا جواب آپکو خواب میں مل جائے گا۔

۹- خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ

طریقہ: اوّل سو بار درود شریف بعدہٗ پانچ صد بار یَا خَالِقُ اور ہر سو کے بعد یَا خَالِقَ کُلِّ شَیْءٍ وَّ رَازِقَہٗ وَ رَاحِمَہٗ یَا رَبِّ بعدہٗ سو مرتبہ درود شریف اللھم صل علی محمد سید المخلوقین۔

فائدہ۔ بزرگان دین سے روایت ہے کہ اگر یہ ختم جمعہ کی رات کو پڑھا جائے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جو تاقیامت اس بندے کیلئے عبادت کرتا ہے۔

۱۰- خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ

طریقہ: اوّل سو بار درود شریف بعدہٗ پانچ صد بار لا الٰہ الا اللہ ہر سو پر محمد الرسول اللہ کہیں۔ بعدہٗ سو بار درود شریف اللھم صل علی محمد سید لا سجعین بعدہٗ سو بار یہ شعر پڑھیں

شیئاً للہ چوں گدائے مستمند
المدد خواہم ز شاہِ نقشبند

۱۱- خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ

طریقہ: اوّل سو بار درود شریف بعدہٗ ایک ہزار ایک سو بار شیاً للہ یا خواجہ ناصر الدین عبید اللہ احرار بعدہٗ سو بار درود شریف اللھم صل علیٰ محمد سید العابدین۔

۱۲- حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ

طریقہ:- اوّل سو مرتبہ درود شریف بعدہٗ پانچ صد بار یا باقی انت الباقی بعدہٗ سو بار درود شریف۔ یہ ختم شریف ہر جمعہ کو صاحب طریقت سے راوی ہے۔

فائدہ: ہر مصیبت کے لیے پڑھتے ہی اللہ تعالیٰ مصیبت دور فرما دیتا ہے۔

۱۳- حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

طریقہ: اوّل سو بار درود شریف بعدہٗ پانچ سو مرتبہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ ہر سو کے بعد العلی العظیم کہیں۔ بعدہٗ سو مرتبہ درود شریف پڑھیں درود شریف یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صل علیٰ محمد سید الحامدین۔

فائدہ: یہ ختم شریف ہر مصیبت کے لیے دافع ہے۔

۱۴- حضرت خواجہ معصوم رحمۃ اللہ علیہ

طریقہ: اوّل سو مرتبہ درود شریف بعدہٗ پانچ صد مرتبہ لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین۔ بعدہٗ سو مرتبہ درود شریف ان الفاظ میں اللھم صل علیٰ محمد سید المعصومین۔

۱۵- حضرت نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ

طریقہ۔ اوّل سو مرتبہ درود شریف بعدہٗ پانچ صد بار ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء اللہ ذو الفضل العظیم۔ بعدہٗ یک صد بار درود شریف

فائدہ: ہر مشکل کے لیے مفید ہے۔

marfat.com

۱۶- خواجہ محمد زبیر رضی اللہ عنہ

طریقہ: اوّل سو مرتبہ درود شریف بعدہٗ پانچ صد بار یا ارحم الرحمین
بعدہٗ سو مرتبہ درود شریف

۱۷- حضرت خواجہ محمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ

طریقہ- اوّل سو مرتبہ درود شریف بعدہٗ پانچ صد مرتبہ حسبنا اللہ نعم الوکیل
نعم المولیٰ ونعم النصیر بعدہٗ سو مرتبہ کلمہ تمجید بعدہٗ
سو مرتبہ درود شریف اللھم صل علیٰ محمد سید الاشرفین

۱۸- خواجہ جمال اللہ رحمۃ اللہ علیہ

طریقہ: اوّل سو مرتبہ درود شریف بعدہٗ تین سو تیرہ ۳۱۳ مرتبہ لا الٰہ
الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین بعدہٗ سو مرتبہ
درود شریف اللھم صل علیٰ محمد سید المجاہدین

۱۹- خواجہ محمد عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ

طریقہ، اوّل سو مرتبہ درود شریف بعدہٗ پانچ صد بار الا الی اللہ
تصیر الامور بعدہٗ سو مرتبہ درود شریف

۲۰- خواجہ فیض اللہ تیراہی رحمۃ اللہ علیہ

طریقہ، اوّل سو مرتبہ درود شریف بعدہٗ ہزار بار یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم ہر سو
کے بعد ساتھ ملا کر پڑھیں یا کریم یا حی یا قیوم بعدہٗ سو مرتبہ درود شریف اللھم صل علیٰ محمد
سید الفائزین

۲۱- خواجہ نور محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ

طریقہ: اوّل سو مرتبہ درود شریف اللھم صل علیٰ محمد سید الانورین بعدہٗ ہزار بار یا نور
ہر سو کے بعد ساتھ ملا کر کہیں نُک علیٰ نور اللھم نور قلبی بنور معرفتک یا اللہ بعدہٗ سو مرتبہ درود

شجرۂ نسب

سید عابد حسین شاہ و سید اعجاز حسین شاہ بن سید جمیل حسین شاہ رح بن
سید رسول شاہ رح بن سید دیدار شاہ رح بن سید دین محمد شاہ رح بن سید نور محمد شاہ رح
بن سید فیض اللہ شاہ رح بن سید خان محمد شاہ رح بن سید علی محمد شاہ رح بن
سید سلیمان شاہ رح بن سید عبدالرحمٰن شاہ رح بن سید علی خان شاہ رح بن سید ملوک شاہ رح
بن سید جلال شاہ رح بن سید عزیز شاہ رح بن سید حبیب شاہ رح بن سید کاکا شاہ رح بن
سید حسین شاہ رح بن سید ابوبکر شاہ رح بن سید حسن شاہ رح بن سید بہاؤالدین شاہ رح
بن سید الیٰسین شاہ رح بن سید خواجہ شاہ رح بن سید ادریس شاہ رح بن سید ماندرو شاہ رح
بن سید ماعلان شاہ رح بن سید نور شاہ رح بن سید سلیمان شاہ رح بن سید امیر زمان شاہ رح
بن سید قاسم شاہ رح بن سید نظام شاہ رح بن سید جلال شاہ رح بن سید سعید شاہ رح بن
سید بہاؤ الدین شاہ رح بن سید شہاب الدین شاہ رح بن سید فتح شاہ رح بن سید حضرت شاہ رح
بن سید معین شاہ رح بن سید شیخ شاہ رح بن سید ثابت شاہ رح بن سید موسیٰ شاہ رح
بن سید قادر شاہ رح بن سید عثمان شاہ رح بن سید عبدالوہاب شاہ رح بن سید
عبدالقادر جیلانی شاہ رح بن سید صالح شاہ رح بن سید ابی صالح شاہ رح
بن سید موسیٰ شاہ رح بن سید عبداللہ جیلی شاہ رح بن سید یحییٰ شاہ رح
بن سید محمد مورث شاہ رح بن سید داؤد شاہ رح بن سید موسیٰ شاہ رح
بن سید عبداللہ الحوارث شاہ رح بن سید موسےٰ الجون شاہ رح بن سید
عبداللہ شاہ رح بن سید حسن المثنیٰ شاہ رح بن سید حسن شاہ رض
بن سید اسد اللہ الغالب علی ابن طالب رضی اللہ عنہ

شجرہ طریقت

فضل کر یارب محمد مصطفےٰ کے واسطے
رحم کر صدیق کے صدق و صفا کے واسطے

در پہ آیا ہوں الٰہی اپنے در سے رد نہ کر
حضرت سلمان فارس کی رضا کے واسطے

میرے دل کا رابطہ قائم ہو میرے پیر سے
حضرت قاسم امامِ اولیاء کے واسطے

میری طاعت کو مبرا رکھ ریا و طمع سے
جعفر صادق امامِ بے ریا کے واسطے

یا الٰہی دے مجھے توفیق تسلیم و رضا
بایزید صاحبِ صبر و رضا کے واسطے

نیکیاں دنیا و دیں کی ہوں مجھے حاصل تمام
بوالحسن خرقانی پیر ہدا کے واسطے

بے ریا طاعت کی مجھ کو یا خدا توفیق دے
بو علی محبوب خاص مصطفےٰ کے واسطے

یا الٰہی ہر غم دنیا و دیں سے دے نجات
خواجہ بو یوسف نور الہدا کے واسطے

فضل حق ہر دم ہو میرے حال پر دارین میں
عبد الخالق مہبطِ فضل خدا کے واسطے

علم و عرفانِ حقیقی سے مجھے حصہ ملے
خواجہ عارف حبیب کبریا کے واسطے

حشر میں ظلِ لوائے حمد ہو مجھ کو نصیب
خواجہ محمود محمود الثنا کے واسطے

ہوں قیامت میں عزیزانِ علی حامی مرے
حضرت بابا سماسی پیشوا کے واسطے

میرا دل اور میری جاں دونوں نثار شیخ ہوں
خواجہ میر کلال رہنما کے واسطے

حضرت خواجہ بہاؤ الدین پیر نقشبند
فیض جن کا عام ہے شاہ و گدا کے واسطے

عطر اپنے عشق کا بھر دو مشامِ جان میں
دے علاؤ الدین عطاری یا خدا کے واسطے

یوسفِ گم گشتہ میرا مجھ کو مل جائے کہیں
خواجہ یعقوب چرخی کی دعا کے واسطے

یا الٰہی نارِ دوزخ سے بچانا حشر میں
اس عبید اللہ فخر اتقیاء کے واسطے

دین و دنیا میں لباس زہد و تقویٰ کر عطا
خواجہ زاہد محمد پارسا کے واسطے

marfat.com

میں شیخ کے در کا مجھے درویش رکھ سائل بنا — خواجۂ درویش محمد باصفا کے واسطے

اقتدائے پیر کی ہر حال میں توفیق ہو — خواجہ امکنگی محمد باخدا کے واسطے

قبر تک باقی رہے دل میں محبت پیر کی — یاالٰہی باقی باللہ کی بقا کے واسطے

قلب میں تجدید نورِ معرفت ہوتی رہے — اس مجدد شیخ احمد مقتدا کے واسطے

یاالٰہی کفر و عصیاں سے مجھے معصوم رکھ — خواجۂ معصوم امام اتقیاء کے واسطے

منزلیں طے کر کے پہنچوں منزلِ مقصود تک — حجۃ اللہ ہادی راہِ ہدا کے واسطے

نورِ توحید و حقیقت جلوہ گر قلب میں — حضرت خواجہ زبیرِ پیشوا کے واسطے

میرے دل سے محو ہو جائے محبت غیر کی — خواجہ قطب الدین حیدر رہنما کے واسطے

حشر میں آنکھوں سے دیکھوں میں جمال اللہ کو — شاہ جمال اللہ امام اصفیاء کے واسطے

فقر و زہد اتقیاء کا چرخ چارم ہو مقام — خواجۂ علی محمد پیشوا کے واسطے

دل میرا بن جائے مہبط فیض قلب شیخ کا — شاہ فیض اللہ تیراہی باخدا کے واسطے

کر نگاہ حالِ تباہ پر یا نظیر الناظرین — خواجۂ نور محمد مقتدا کے واسطے

یاالٰہی دین محمد پر رہوں قائم مدام: — خواجۂ دین محمد باصفا کے واسطے

خواب میں ہی ہو جائے یارب دیدارِ مصطفٰے — خواجۂ دیدار شاہ مہرِ سخا کے واسطے

دے محبت اپنی اور اپنے رسولِ پاک کی — خواجۂ رسول شاہ مردِ خدا کے واسطے

یاالٰہی دل معطر ہو گلِ توحید سے — خواجۂ پھل حسین شاہ راہنما کے واسطے

دے مجھے طاقت عبادت کی خدائے ذوالجلال — خواجۂ عابد حسین شاہ کی دعا کے واسطے

حضرت حسین رضی کی محبت کا مجھے اعجاز دے — سید اعجاز حسین شاہ کی نگاہ کے واسطے

یاالٰہی اس جہاں سے سفر ہو بخشی کا جب — رحم ہو اس پر گروہِ اولیاء کے واسطے

حشر تک جاری رہے گا چودھری چھینے کا فیض
عظمتوں والے خدا تیری رضا کے واسطے

خط و کتابت اور ملاقات
کا پتہ:

قصرِ عارفاں چورہ شریف

دینہ والا سیالکوٹ روڈ، گوجرانوالہ

الحاج صاحبزادہ محمد حفیظ الرحمٰن معصومی
دربار عالیہ نقشبندیہ مجددیہ موہری شریف
تحصیل کھاریاں ضلع گجرات پاکستان